بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں :

کہ محمد یونس بن دلاور کا انتقال ہو گیا'مرحوم نے ترکہ میں منقولی وغیر منقولی جائیداد چھوڑی ہے۔اور ورثاء میں ایک بیوہ بنام سعدیہ اور تین بیٹیاں بنام رابعہ 'مرحمہ 'رحمتہ اور ایک بہن بنام سراج بی بی چھوڑ دی ہے۔

آپ برائے مہربانی حصص کی تعیین کر کے فتوی دے کہ ہم تمام جائیداد ان ورثاء کے نام کرنا چاہتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا ومصليا

میت کے انتقال کے وقت ملک میں جتنی چیزیں ہیں خواہ چھوٹی ہو یابڑی'منقولی ہو یاغیر منقولی جیسے: سوئی 'دھاگہ 'کپڑے'سوناچاندی نقدی وغیرہ'غرض تمام مملوک چیزوں میں میراث جاری ہوتی ہے 'چنانچہ ان میں سب سے پہلے اسکے متوسط اخراجات مثلا تجہیزاور تکفین کی بندوبست کی جائے گی 'بشرطیکہ کسی نے بطور تبرع نہ کیاہو' پھراس پر جتنا قرض ہے اس کو اداء کیا جائے گا پھر جتناترکہ رہ جائے 'اسکے ایک تہائی میں اسکی وصیت نافذ ہو جائے گی۔بقیہ ترکہ 72 حصون میں تقسیم کی جائے ان میں بیوہ کو9 حصے بہن کو15 حصے اور ہر بیٹی کو16 حصے دی جائے۔ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق۔

نام	حصے	فیصدی
سعدیہ	9	12.5
رابعہ	16	22.22
مرحمہ	16	22.22
راحمتہ	16	22.22
سراج	15	20.83

نوٹ: مذکورہ تقسیم کے مطابق جائیداد ورثاء کے نام کیاجائے۔

لمافی ''القرآن المجيد'':

(فان كان لكم ولدفلهن الثمن مماتركتم)

وقال ايضا:

(فان كن نساءفوق اثنتين فلهن ثلثاماترک)۔

وفي السراجي في الميراث:

قال علمائنا رحمهم الله تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة :الاول يبدأبتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولاتقتير ثم تقضى ديونه من جميع مابقي من ماله،ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعد الدين،ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة وإجماع الأمة ۔

(المقدمة:ص5،ط:البشرى)

والله اعلم بالصواب

السيدكليم الله الحرمزئى